CHARACTER-THE TRUE CROWN OF LIFE

GENTLEMAN

بحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی منظور ہوئی

جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر ممالک مغربی و شمالی کتابہاے سرکاری میں خریدی گئی

تاج زندگی

سید اسمعیل خان اسکالر انٹرنس کلاس مشن اسکول مترجم حال ترجمہ ہاے نوہنر

ہاورڈ کے بی ایس و کی سی ایس گورنمنٹ آف ایس سمائل صاحب کے مضمون انگریزی زبان

اردو میں ترجمہ کر کی تالیف کی

نومبر ۱۸۷۳ عیسوی

مطبع محب ہند میرٹھ دروازہ بیت بازار میں سید جمیل الدین کے اہتمام سے چھپی

فہرست نتائج نیکی

دیباچہ

حمد کا تاج اُس حقیقی اور قدرت والے بادشاہ کو زیبا ہے کہ جسکی ذات پاک مجمع کل اخلاق اور تمام خوبیون کی ہے اور جسنے اپنی صفتون - انصاف - رحم - راستی بخشش سے بندون کو نیک چلنی کا نمونہ دکہلایا کہ اُسکی پیروی سے نیک بندون نے اپنی زندگی مین فخر کا تاج پایا اسکے بعد کمترین جہان **سید اسمعیل خان** اسکالرشپ اسکول میرٹہ وحال ٹیوٹر ٹو ہز ہاے نس کے بی ایس وکی سی - ایس گہڑوال خدمت مین تہذیب پسند صاحبون کی عرض کرتا ہے کہ اُردو زبان مین آجتک اخلاق کی کوئی ایسی کتاب تالیف یا تصنیف نہین ہوئی ہی کہ جسکی عجیب اور سچی تمثیلون سے اہل ہند آسانی کے ساتہ اخلاق کا نتیجہ دریافت کر سکتے اسلیے بلدے جو امتحان یونیورسٹی کلکتہ کی تیاری کے وقت جناب پے یونید **ہارن ہنلی صاحب** بی - اے وممبر شاہی کالج معلمان انگلستان سابق سپرنٹنڈنٹ مشن اسکول میرٹہ سے اخلاق کے مضمون منتہی کتابون انگریزی مین پڑہے تہے تنہا اُنکا فائدہ اُٹہانا خلاف انسانیت سمجہ کر واسطے بہبودی اپنے ہموطنون کے اردو کی صاف زبان مین تالیف کرکے یہ کتاب ترتیب دی اور نام اسکا **تاج زندگی** رکہا اب اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون سے التجا ہے کہ وہ سارے مضمونون سے اپنی حالتون کو بغور مطابق کرکے سچے دل کے ساتہ نیک صفتون کو اپنے دلون مین منقش کرلین تاکہ زندگی مین اُنکو بزرگی

حاصل ہو

سبب تالیف کتاب

سبب تالیف اس کتاب کا یہ ہے کہ جناب مسٹر ہرمن ہنلی صاحب بی اے ممبر
شاہی کالج معلمان انگلستان جنہون نے کمترین کو ہدایتین اور نصیحتین کین اور کاپی کا
کوئی ورق ایسا باقی نہ رکھا کہ جسپر پند سودمند نہ لکھی ہو یہان تک کہ انگلستان کے جانے سے
ایک دن پہلے ہی یہ نصیحت کی کہ ارادہ اپنا مضبوطی کے ساتھ پورا کرنا چاہیئے جب انگلستان کو
تشریف لے گئے تب اُن کے جانشین جناب مسٹر پی ایم زینکر صاحب نے
مجکو ٹیچر مقرر کیا جو کہ اسحالت مین کمترین کو کسی قدر فرصت میسر آئی تو میرے دل پر جناب
معلی القاب حشمت مآب آنریبل سر ولیم صاحب بہادر کے سی
ایس - آئی - نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم کی اُس ہدایت
نے اثر کیا کہ جسکو جناب مستشم الیہم نے ماہ اگست ۱۸۶۹ع مین بمقام آگرہ سینٹ جانس کالج وقت
تقسیم انعام کے طالب علمون کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ جب تم اپنے مطالعون کے
دور کو پورا کر چکو تو اپنے مکانون مین خالی نہ بیٹھو کہ بھول جاؤ گے بلکہ کتابین چھپوا کر علم کے
پھیلانے مین کوشش کرو کہ جن لوگون کو تعلیم پانے کے لئے کوئی موقع ہاتھ نہین آیا وہ اُس
سے فائدہ اُٹھاوین - اسلیئے مینے منتہی کتابون انگریزی مقبولہ سینٹ یونیورسٹی کلکتہ مشتمل
مضامین ایس سمایل صاحب سے جو نیک چلنی مین سب سے بڑہ کر ہین زبان اُردو مین
ترجمہ کرکے فائدہ عام کے لیئے یہ کتاب بنائی امید کہ مقبول خاص و عام ہو -

العبد
سید اسمعیل خان انٹرنس کلاس ماسٹر جان ہوتر تونر ہائسکول کے وی ایس کی اسی ایگرل

خوبی اخلاق

جاننا چاہیے کہ انسان کی زندگی کا تاج اور فخر نیک چلنی ہے جسکو خدا نے ہر ایک آدمی کے اختیار مین رکھا ہے کہ نیک چلن ہو - یہی طریقہ نیک چلن کو اعلی مرتبہ پر پہنچاتا ہے یہی عام کے نزدیک معتبر کرتا ہے - اسی سے ہر ایک عہدہ کو رونق ہوتی ہے - اسی سے خلقت کی بہبودی ہے -

نیک چلنی کا رسوخ دولت کے رسوخ سے زیادہ ہے جو شخص اور طرح پر شہرت حاصل کرنی چاہتا ہے اکثر لوگ اوسکے دشمن بنجاتے ہین مگر نیک چلن کا کوئی حاسد نہین ہوتا کیونکہ اسکی پیشانی سے ایک ایسا دبدبہ نمایان رہتا ہے جس سے فوراً پہچانا جاتا ہے کہ یہ شخص نہایت معتبر اور خلایق دوست ہے -

نیک چلن شخصون کی باشتون اور فوجون مین بھی ضرورت ہوتی ہے

نیک چلن اچھی چلن شخصون سے صرف کسی گروہ ہی کو فائدہ نہین پہنچتا بلکہ جس ریاست مین وہ ہوتے ہین اوسکی بہبودی انکی ذات سے ہوتی ہے -

اخلاق دنیا مین یہانتک غالب ہے کہ فوج مین بھی اسی کی ضرورت پڑتی ہے - چنانچہ **نپولین بونا پارٹ** بڑا بہادر سردار اور فرانس کا مشہور بادشاہ جو ۱۵ - اگست ۱۷۶۹ع کو جزیرہ اجکسیو مین پیدا ہوا اور ۵ مئی ۱۸۲۱ع کو مقام سینٹ ہلینہ مین فوت ہوا اوسکا قول ہے کہ اخلاق لڑائی مین بھی ایسی طاقت رکھتا ہے کہ جیسے دس کے مقابل مین ایک آدمی ثبوت اسکا یہ ہے کہ خوش اخلاقی کے باعث لارڈ کلایو صاحب نے دکن مین اپنی فوج سے دس حصے زیادہ غنیم کی سپاہ کو شکست دی -

مضبوطی محنت - تربیت یافتگی - شائستگی - یہ سب باتیں قوم کی نیک چلنی پر منحصر ہیں - اسی کے باعث خلق میں امن و امان رہتا ہے - اسی سے آئین اور قانون بنائے جاتے ہیں - فی الحقیقت اخلاق ایک ایسا پیمانہ ہے کہ جس سے قوم اور نسل کی خوبی وزن کی جاتی ہے - اور جیسے ایک سبب سے ایک نتیجہ نکلتا ہے ویسے ہی نیک چلنی سے بہتری حاصل ہوتی ہے -

نیک چلنی سے مرتبہ پانا

گو کسی شخص کے پاس خواہ وہ دکاندار ہو یا کسی ریاست کا حاکم - تھوڑی علمیت خفیف لیاقت اور مختصر دولت ہو مگر نیک چلنی کے باعث اسکا دبدبہ خاص و عام میں زیادہ ہوگا -

ڈی رائیٹ انریبل جارج کیننگ صاحب ۱۱ اپریل ۱۷۷۰ع کو پیدا ہوئے اور ۸ اگست ۱۸۲۷ع میں انتقال فرمایا انھوں نے اپنی نسبت ۱۸۰۱ع میں لکھا ہے کہ مرتبہ حاصل کرنے کے لئے بجز وسیلہ نیک چلنی کے میں کسی دوسرے طریقہ سے کوشش کرنی نہیں چاہتا اگرچہ اسمیں جلدی نہیں مگر مجھکو یقین کامل ہے کہ یہ ذریعہ بہت ٹھیک اور درست ہوگا چنانچہ نیک چلنی کے سبب انجام کار صاحب موصوف ایک معزز رکن سلطنت انگلستان کے ہوئے اور یہ امر ظاہر بھی ہے کہ جب ہم کسی ذہین شخص کو دیکھتے ہیں تو دفعتاً اسکی ذہانت پر تعجب کرتے ہیں مگر اعتبار اسکا تب ہی ہوتا ہے کہ جب اسکے چلن کو جانچ لیتے ہیں -

لارڈ جان رسل صاحب ڈیوک آف بیڈفورڈ کے بیٹے جو بڑے مشہور مدبر گذرے ہیں ۱۷۹۲ع میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱۳ع میں رکن پارلیمنٹ کے قرار دئے گئے انکا مقولہ تھا کہ اہل انگلینڈ مدد عقلمندوں سے لیتے ہیں اور نیک چلنوں کی صلاح پر چلتے ہیں یہی طریقہ **فرانسس ہارنر** صاحب کا تھا جنکی نسبت **ریورنڈ سڈنی** اسمتھ صاحب

جو بڑے مشہور تھے - اور جنکے مضامین اکثر ایڈنبرا ریویو مین مشتہر ہوئے ہین لکھتے ہین کہ گویا صاحب موصوف کے چہرہ سے خدا کے دسون حکم نمایان تھے -

لارڈ کوبرن صاحب جنکا اصلی نام ہنری طامس ہے ۱۷۷۹ء مین پیدا ہوئے اور اور ۱۸۵۴ء مین انتقال کیا اپنی زندگی مین اُنہون نے کئی کتابین تصنیف کین اور اکثر مضامین مشتہر کرائے اور اپنے دوست لارڈ جیفری کا حال چھپوایا صاحب موصوف کا چلن راست دلون کے لئے ایک نمونہ ہے دربار شاہی مین اُنکی عزت تھی - ہر ایک تعظیم کرتا تھا سب کے نزدیک معتبر تھے - کوئی ایسا ہی سنگدل ہوگا جو اُنکی وفات سے غمگین نہوا ہو - یہ سنکر بعض صاحبون کو گمان گزریگا کہ صاحب موصوف کو جو یہ رتبہ حاصل ہوا شاید وہ عالی خاندان ہونگے یا کسی دولتمند کے بیٹے یا کوئی نیکنامی کا بہت بڑا کام اُن سے بن آیا ہوگا حال اُنکا ان سب باتون مین سے ایک بھی نہ تھی یعنی وہ ایڈنبرا کے ایک سوداگر کے بیٹے تھے دولتمندی کا یہ حال تھا کہ کبھی اُن کے یا اُن کے رشتہ دارون کے پاس چار آنہ فاضل نہ بچتے تھے نوکری بھی اُنہون نے صرف چند روز ہی قلیل تنخواہ پر کی تھی مگر جس سبب سے اُنہون نے دربار شاہی مین اسقدر رسوخ پایا تھا وہ فقط نیک چلنی کا باعث تھا گفتگو بھی اُنکی بلاغت سے خالی تھی کبھی ایسے لغت نہ بولتے تھے جسکو سننے والا نہ سمجھے اگرچہ ہوس آف کامنس مین بہت سے افسر عمدہ عمدہ لیاقت کے تھے مگر اخلاق مین صاحب موصوف سے کوئی بڑھکر نہ تھا اس سے ظاہر ہے کہ صاحب موصوف صرف اپنی راست دلی اور نیک چلنی اور خوش خلقی اور محنت کے سبب معزز اور ممتاز ہوئے ہین حقیقت مین یہ وہ صفتین ہین جو انسان کو مرتبہ اعلی پر پہنچاتی ہین -

ہارنر صاحب باوصف فضیلت اور لیاقت متوسط کے فقط اپنی خوبی چلن سے برگزیدۂ خاص و عام ہوئے -

فرنکلن صاحب فرماتے ہین کہ میری گفتگو صاف نہ تہی اکثر اوقات املا مین بہی مجہے شک ہوتا تہا باوصف ایسے سقم کے پہر بہی نیک چلنی اور راست دلی نے خلقت مین مجکو معزز کیا۔ مقام غزنی ہین ایک بار لڑائی ہوئی **مانٹن** صاحب نامی شریف فرانسیسی نے اپنے گہر کے پہاٹک کہلوادئے اور فرمایا کہ میرا چلن پراتنا بہروسا ہے کہ آج مجکو فوج کی کچہ بہی ضرورت نہین

نیک چلنی کی طاقت

چلن اتنی بڑی طاقت ہین داخل ہے کہ علم کی طاقت سے بہی زیادہ رتبہ رکہتا ہے ظاہر داری ذہانت بدون چلن کے اور چالاکی بغیر نکوئی کے ایسی طاقتین ہین کہ جلسے برائیان ظہور مین آتی ہین ایسے فعلون کی کچہ عزت نہین ہوتی چنانچہ اٹہائی گیرون اور جیب کترون کے فعلون پر ہم ہنستے اور تعجب کرتے ہین۔

نیک صفتین اختیار کرنی

راست دلی نکوئی سچائی۔ یہ سب صفتین کچہ انسان کے ساتہ نہین پیدا ہوتی ہین بلکہ خلقیار کرنے سے حاصل ہوتی ہین اور جو شخص ان صفتون کو حاصل کر لیتا ہے اسکی ترقی کا کوئی مانع نہین ہوتا وہ نیکی کرنے مصیبت اور تکلیف اٹہاتے ہین ثابت قدم رہتا ہے ایک بار **اشٹیفن** صاحب ساکن کلونیہ پر دشمنون نے حملہ کیا اور مذاق سے کہا کہ اب آپ کا قلعہ کہان ہے صاحب موصوف نے اسیوقت اپنے دل پر ہاتہ رکہ کر بتلایا کہ یہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نیک چلن آدمی خطرہ مین بہی نہین گہبراتا اور جب اسکا کوئی وسیلہ نہین رہتا تب وہ اپنی راست دلی اور ہمت پر بہروسا رکہتا ہے۔

لارڈ ارسکن صاحب جنکا اصلی نام تامس تہا ۱۷۵۰ع مین پیدا ہوئے ۱۷۸۳ع مین درجہ سپیکر کا پایا اور لقب انکا لارڈ ارسکن ہوا اور کچہ عرصہ بعد درجہ لارڈ ہائی چانسلر گریٹ برٹن کا حاصل کیا

۱۷ ارتومبر ۱۸۹۲ع میں وفات پائی صاحب موصوف بڑے فصیح تھے وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہونیکا سبب یہ لکھتے ہیں کہ بچپن سے میرا قاعدہ تھا کہ جس بات کو میری عقل حق سمجھتی تھی اُس فعل کا کرنا مجھپر واجب ہوتا تھا یعنی جس امر کو میں نے سمجھ لیا کہ یہ میرے حق میں مفید ہوگا اُسی کو میں نے کیا۔ اور نتیجہ جسکا خدا پر چھوڑا یہی دستور میرا تا عمر رہا اور یہی طریقہ میں اپنی اولاد کو بتلاتا ہوں کہ وہ اُسکو اختیار کریے۔

ارادہ بلند رکھنا بہتر ہے

ہر ایک شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنا ارادہ بلند رکھے

مسٹر وسڈنی اسمتھ صاحب جنکا اصلی نام مسٹر ایزک ڈسرئیلی ہے مشہور مصنف عجائبات علمی کے ہیں ۱۷۶۶ع میں بمقام انفیلڈ پیدا ہوے اور ۱۸۴۸ع میں انتقال کیا انکا بیٹا بھی بڑا عالم اور ممبر پارلیمنٹ کا تھا صاحب موصوف کا مقولہ ہے کہ جو شخص اپنا ارادہ بلند نہیں رکھتا وہ ضرور پست ہمت ہوگا جو اونچا نہیں دیکھتا وہ بیشک نیچا دیکھے گا

جارج ہربرت صاحب مشہور انگریزی شاعر لارڈ ہربرت چربری صاحب کے بھائی ۱۵۹۳ع میں پیدا ہوے اور ۱۶۳۳ع میں وفات پائی وہ شعروں میں فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنے چلن میں غریب اور ارادے میں بلند ہونا چاہیے کیونکہ غریب چلنے سے بردباری اور تحمل حاصل ہوتا ہے۔ پست ہمت کبھی کو ہونا چاہیے۔ اسلیے کہ انسان کی روح بڑی بڑی بلندی تک نشانہ کر سکتی ہے۔ جو شخص اپنے کاموں اور منصوبوں میں بلند ارادہ رکھتے ہیں وہ اُن لوگوں سے ہر طرح پر بہتر ہیں جنکا کچھ بھی ارادہ نہیں ہوتا۔ اہل اسکاچ میں ایک کہاوت مشہور ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک بڑا کام کرنا چاہے اور اتفاقاً وہ اُسمیں کامیاب نہو تو بھی اُسکی محنت اکارت نہیں جاتی کچھ نہ کچھ اُسکو فائدہ ضرور رہتا ہے۔

دولت سے نیک چلنی کا اثر زیادہ ہے

اکثر آدمی کہا کرتے ہین کہ دنیا مین جس شخص کو دولت حاصل ہے وہی شریف ہے مگر یہ قول اُنکا درست نہین کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب جو شرافت کے کام کرتا ہے وہی شریف ہے نیک چلنی کی قدر دولت سے زیادہ ہے۔ ثبوت اسکا یہ ہے کہ ایک بار کرنیل **چارٹرس** صاحب نے ایک مشہور ایماندار شخص سے کہا کہ اگر ایسی صفت مجکو حاصل ہو جاے تو مین آپ کو دس ہزار روپیہ دون اُسنے دریافت کیا کہ آپ اس سے کیا فائدہ اُٹھائین گے کرنیل صاحب نے جواب دیا کہ مین اس سے دس گُنا فائدہ حاصل کر سکتا ہون۔

نیک چلنی کی بنیاد

گفتگو مین صاف دل ہونا اور راستبازی مین ثابت قدم رہنا نیک چلنی کی بنیاد ہے **ڈیوک آف ولنگٹن** صاحب جنکا اصلی نام آرتھر ویلسلی ہے یکم مئی ۱۷۶۹ء کو شہر ڈبلن واقع ملک آئرلینڈ مین پیدا ہوے اور ۱۸۵۲ء مین انتقال فرمایا صاحب موصوف نے اپنی زندگی مین بڑے بڑے کام کیے چنانچہ واٹرلو کی لڑائی مین اُنھون نے نپولین بونا پارٹ کو شکست دی ایک بار کا ذکر ہے کہ اُنھون نے ہوس آف لارڈس مین جبکہ وہی رائٹ آنریبل بارٹ دوم سر رابرٹ پیل صاحب وزیر اعظم انگلستان کا جو معاملات ملکی مین خوب واقفیت رکھتے تھے اور ۱۷۸۸ء مین بمقام صوبہ لنکشیر پیدا ہوے ۱۸۵۰ء مین بمقام لندن انتقال ہوا صاحب متوفی کی چلن کی نسبت بیان کیا کہ جسقدر صاحب مرحوم کی راستبازی او انصاف پر بھروسا تھا ایسا کسی پر نہین ہوا۔ صاحب مغفور خلقت کی بہتری کے خواہان رہتے تمام عمر مین ان سے کوئی ایسا امر نہوا جو صداقت سے خالی ہو مین خوب یقین کرتا ہون کہ کوئی کلمہ اُنھون نے اپنی زندگی مین ایسا نہین کہا جسکو وہ سچ نہ جانتے ہون۔ پس یہی باعث اُن کے رسوخ پاتے

اور ممتاز ہونے کا ہوا ۔

قول وفعل مین سچا ہونا

راست چلن کے قول اور فعل دونون مین صداقت ہوتی ہے ۔ایک مرتبہ امریکا کے ایک امیر نے گرتول شارپ صاحب کو لکھا کہ بیٹے اپنی نیکیون کے سبب سے لڑکے کا وہی نام رکھا ہے جو میرا نام ہے اسکے جواب مین صاحب موصوف نے لکھا کہ میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ اسکو ایسی تعلیم دین کہ جو نیک ہدایت یا نصیحت وہ سنے اُسپر عمل کرے ۔ میرے والد کا جو ظاہر اور باطن مین راستباز اور ایماندار تھے یہی طریقہ تہا بلکہ عمر بہر اُنکا یہی اصول رہا ۔کیونکہ جو کوئی اپنی عزت کا لحاظ رکھتا ہے وہ دوسرون کی آبرو کا بھی پاس کرتا ہے اور وہی اس طریقہ کو عمل مین لاتا ہے جو خود ایمانداری برتتا ہے اور جسنے اس طریقہ کو اختیار کیا ہے اُسکو ایک بڑا بہروسا اپنی راست دلی پر ہوتا ہے

الیور کرامویل صاحب فرزند رابرٹ کرامویل صاحب ۲۵ اپریل ۱۵۹۹ع مین پیدا ہوئے اور ۳ ستمبر ۱۶۵۸ع مین انتقال کیا اپنی حیات مین یہ صاحب بعد وفات شاہ چارلس اول کے محافظ سلطنت انگلستان کے ہوئے ایک روز صاحب موصوف نے برنرڈ صاحب سے جو بڑے چالاک قانون دان تھے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ آپ نے پچہلے دنون اپنے چلن کے خلاف جوڑ بندشین باندہی ہین مگر آپ یاد رکھین کہ یہ چالاکی ایک دن آپ کو دہوکا دے گی اور راست دلی نہین دے سکتی ۔جن شخصون کے فعل قول کے مطابق نہین ہوتے اُنکی آبرو بھی نہین ہوتی اگر وہ حقیقت مین سچ بہی کہین تو لوگون کو مشکل سے اعتبار اُنکے قول کا ہوتا ہے ۔

نیک چلن کا باطن مین نیک رہنا

جو نیک چلن ہین وہ ظاہر اور باطن مین سچے رہتے ہین **نقل** ہے کہ ایک لڑکے سے جسنے

اچھی تعلیم پائی تھی ایک بار کہا گیا کہ تو کیون نہین کچھ سلیب چرا لیتا کیونکہ تجھکو کوئی نہین دیکھتا اُسنے جواب دیا کہ بیشک مجھکو کوئی نہین دیکھتا مگر مجھکو اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے مین نہین چاہتا کہ خود کو بددیانت دیکھون گو یہ سادی مثال اصول دیانت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسے لیسے اصولون سے انسان نیک چلن بنتا ہے اور جسکو ایسے اصول حاصل نہین ہوتے وہ آزمایش کے وقت بدچلن ہو جاتا ہے اور جب کوئی فعل بدچلنی یا بددیانتی کا کسی سے صادر ہوتا ہے تو نتیجہ اُسکا یہ نکلتا ہے کہ وہ شخص خود اپنی آنکھون مین حقیر ہو جاتا ہے خواہ وہ شخص اُس فعل مین کامیاب ہوا ہو یا نہین خواہ وہ فعل علانیہ ہو یا پوشیدہ ہو حتیکہ اُس فعل کے سرزد ہونے سے وہ شخص ویسا نہین رہتا جیسا اُس فعل کے کرنے سے پہلے تھا بلکہ اُسوقت اُسکی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دل کی ملامت سے غمگین اور بےچین بنجاتا ہے ۔

چلن کا مضبوط ہونا

چلن انسان کا عادت سے مضبوط ہوتا ہے ۔ ایسا ہی کیا خوب ایک محقق کا قول ہے کہ انسان گویا عادتون کی گٹھری ہے

میتاسیسیون ساکن اتالی مشہور شاہی شاعر ۱۶۹۸ع مین مقام روم پیدا ہوا اور ۱۷۸۲ع مین انتقال کیا اُسکا مقولہ ہے کہ جو کچھ انسان مین پایا جاتا ہے سب عادتون کا اثر ہے یہانتک کہ نیکی بھی اسی سے علاقہ رکھتی ہے ۔

جوزف بٹلر صاحب - ایل - ایل - ڈی - مصنف دلائل مذہبی ۱۶۹۲ع مین پیدا ہوئے اور جون ۱۷۵۲ع مین وفات پائی صاحب موصوف اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ نکوئی کی عادت کرنی اور لالچ سے بچنا بڑا فائدہ رکھتا ہے اور اس طریقہ سے انسان بآسانی نیک بنجاتا ہے جس طرح جسمانی عادتین بیرونی عملون سے درست ہوتی ہین اسیطرح طبیعت کی عادتین خیالات - فرمانبرداری - راستبازی - انصاف - سخاوت - کو عمل مین لانے یا اُن کے

مطابق عمل کرنے سے ٹھیک ہوتی ہین ۔

لارڈ بیم وہم صاحب ۔ آف ۔ ار ۔ الیس ۔ ۱۹ ستمبر ۱۷۷۹ع کو پیدا ہوے اور ۱۸۶۰ع مین ودیہم پیٹر کا حاصل کیا اکثر مضامین اُنکے سلطنت انگریزی اور حکیم نیوٹن کی تصنیفات کی بسبت مشتہر ہوے ۔ صاحب موصوف فرماتے ہین کہ عادت گویا خداداد ہے ۔ ہر ایک زمانہ مین کیا قانون دان اور کیا مدرس سب اپنا بڑا بھروسا اسی پر رکھتے آئے ہین ۔ عادت ایک ایسی مشق ہے جو دشواری کو رفع کرکے نہایت آسان بنا دیتی ہے **مثلاً** جو شخص سنجیدہ ہونے کی عادت ڈالے گا وہ بد مزاجی سے نفرت کریگا ۔ جسکی عادت ٹو ورائد کی ہوگی وہ فضول خرچی سے بیزار ہوگا ۔ انسان کو چاہیے کہ ہرگز برائی کو اپنی عادت مین جگہہ نہ دے ۔ نیک چلنی ایسی نازک بات ہے کہ ایک برائی انسان کی کل خوبیون مین فتور ڈالتی ہے ۔ اور جب کوئی نیک اصول انسان سے ایکبار بھی فروگذاشت ہوجاتا ہے تو دوسری بار اُسکے اختیار کرنے مین ایک مدت درکار ہوتی ہے حقیقت مین یہہ قول ایک محقق کا صحیح ہے کہ عادت مانند موتی کے ہار کی ہے جب اُسکی گرہ کھل جاتی ہے تو سارے موتی بکھر جاتے ہین ۔

عادت کی مضبوطی

جب کسی چیز کی عادت پڑجاتی ہے تو اُسکا عمل آزادانہ ہوتا ہے اُس کام کے کرنے مین کچہہ کوشش نہین کرنی پڑتی اُسوقت انسان کو عادت کی مضبوطی معلوم ہوتی ہے جب اُسکو چھوڑنا چاہتا ہے اور جو کام کئی بار کیا گیا ہو اُسمین آسانی اور رغبت ہوجاتی ہے عادات ابتدا مین مکڑی کے جالے کی طرح بودی ہوتی ہے مگر جب انتہا کو پہنچتی ہے تو وہی عادت لوہے کی زنجیرین ہوجاتی ہے جیسے روزمرہ کے کاروبار دیکھنے مین حقیقت معلوم ہوا کرتے ہین مگر کچہہ مدت بعد ایک ڈھیر ہوجاتے ہین ۔

عادت سے نتیجہ پیدا ہونا

اپنی عزت - مدد - کوشش - محنت - راست دلی - یہ سب خواص عادتون کے ہین سلطانی کو چاہیے کہ انکو اپنی عادت کرے نہ صرف یقین ہی لائے - کیونکہ عادت اصل ہین وجود کہتی ہے اور ظاہر ہے کہ جسکی عادت مین فیض رسانی یا ظلم ہوگا کام بہی اُسکا ویسا ہی نیک یا بد بنے گا اور جس قدر آدمی عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اُسی قدر عادت بہی اُس کے ساتھ پختہ ہوتی جاتی ہے -

لڑکون مین نیک عادت ڈالنے کا فائدہ

لڑکون مین جو نیک عادتین ڈالی جاتی ہین اُنکے فائدے بے شمار ہین - بڑون کی بہ نسبت لڑکے جلد عادی ہوجاتے ہین اور جو عادت اُنکی پڑجاتی ہے وہ تمام عمر اُن کے ساتھ رہتی ہے جیسے ایک بچے درخت کی چھال پر حروف کہودین توجسقدر وہ درخت بڑہتا جاوے گا - اُسیقدر اُسکے ساتھ حروف بہی پہیلتے جاوینگے - یہ قول بہت صحیح ہے کہ جیسی جسکی عادت لڑکپن مین ڈالی جاتی ہے وہ بڑے پن مین بہی اُس سے جدا نہین ہوتی -
لارڈ کلنوڈ صاحب نے ایک اپنے پیارے جوان دوست کو نصیحت کی کہ ۲۵ - برس کی عمر سے پہلے ایک ایسے چلن کو اختیار کرو کہ جو تمہاری زندگی مین کام آوے کیونکہ جب عادت عمر کے ساتھ مضبوط ہوکر ایک چلن بنجاتی ہے تب اُسکو چھوڑکر دوسرا چلن اختیار کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے اسلیئے بدعادت کے سیکہنے سے اُسکا نہ سیکہنا بہتر ہے ایک بار کا ذکر ہے کہ ایک یونانی بانسلی بجانے والے نے اُن طلبا سے جنکو کمتر درجے کے اُستادون نے تعلیم دی تہی المضاعف یعنی دونی فیس لی اسلیئے کہ اُنکی پرانی عادت چھوڑانے مین یونانی کو بڑی دشواری اور محنت اُٹھانی پڑے - حقیقت بہی یہ ہے کہ پرانی عادت کا اُکھیڑنا دانت کے اُکھیڑنے سے

زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

اکثر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جب سست یا بے فکر یا شرابی آدمی کی عادت کے چھوڑ انے مین کوشش کی گئی ہے تو وہ سب ضائع ہوئی ہے کیونکہ وہ عادت اُس کی جان کے ساتھ پیوست ہو گئی ہے جو کسی طرح پر اُکھڑ نہین سکتی۔

سمیلز صاحب فرماتے ہین کہ سب سے عمدہ عادت خبرداری کی ہے جو سب عادتون کو نیک بناتی ہے

خوشی کی عادت ہی بن سکتی ہے

عادت کو انسان کی طبیعت مین اتنا دخل ہے کہ خوشی کی عادت ہی بن سکتی ہے بعض آدمی چیزون کی خوش اسلوبی اور فائدے پر نظر رکھتے ہین اور اکثر لوگ اُن کے نقصانون اور قباحتون پر خیال دوڑایا کرتے ہین مگر ڈاکٹر جانسن صاحب کا مقولہ ہے کہ جس شخص کی عادت کسی چیز کے حسن یعنی بہتری یا فائدے کے دیکھنے کی ہوتی ہے وہ دس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی سے بھی زیادہ تر خوشی رکھتا ہے اور یہ امر اختیاری ہے اور اس عادت کو داناؤن نے خوش خیالی مین شمار کیا ہے اور فائدہ اسکا یہ نکالا ہے کہ ایسی عادت سے انسان نیک مزاج بنجاتا ہے اور بہ نسبت تکمیل علم یا لیاقت کے طبیعت اُسکی نہایت سلیم ہو جاتی ہے۔

نیک رویہ گی

جس طرح ذرہ ذرہ سے سوراخون سے روشنی دکھائی دیتی ہے اسی طرح انسان کا چلن ذرہ ذرہ سے کامون سے روشن ہو جاتا ہے اسلیے ہر ایک کام کو آبرو اور خوبی سے انجام دینا نیک چلنی مین داخل کیا گیا ہے روز مرہ گویا ایک کہان ہے عادت جسمین سے خوبیون کو چن کر چلن بناتی ہے اور امتحان چلن کا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے ساتھ کسی طرح پیش آتا ہے اعلیٰ ادنیٰ برابر والے سے اُس کے رتبہ کے موافق پیش آنا دوسرون کو اسلیے خوش کرتا ہے کہ

اُس میں اُن کی عزت ہوتی ہے اور اپنے آپ کو بہ نسبت اُنکے دس گونہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ جیسے وہ اور باتوں میں تعلیم پاتے ہیں ویسے ہی نیک رویہ ہوتے ہیں بھی اپنے آپ کو نیک تعلیم دیں گو کسی کے پاس دولت نہو مگر ذرہ مہربانی اور نیک رویہ کی ضرور سیکھے جس طرح روشنی ہر ایک چیز کی رنگت کو خوشنما ظاہر کرتی ہے اسی طرح انسان کا حلم اور نیک رویہ ہونا ہر ایک چیز کو رونق بخشتا ہے۔ جو شخص نیک اور حلیم ہوتا ہے اُسکی طاقت ظلم اور تعدی کی قوت سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے اور ترقی اُسکی ایسی پوشیدہ ہے کہ جیسے دوب گھاس باوجود کمزور ہونے کے اس قدر قوت بالیدگی یعنی بڑھنے کی رکھتی ہے کہ ڈھیلوں کو ہٹا کر زمین سے باہر نکل آتی ہے

خلیق ہونا

اخلاق اور نیک طریقہ زندگی کا نفیس لباس اور بیبہا زیور ہے قانون کی نسبت اُس سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ قانون اخلاق اور نیک طریقوں کے ظاہر کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں علاوہ اسکے قانون صرف کسی خاص جگہ رائج ہوتے ہیں اور اخلاق و نیک طریقہ ہر ایک جگہ انسان کے ساتھ رہتا ہے جن میں صرف خلق اور مہربانی ہوتی ہے اُن کا نتیجہ نیک چلنی سے کم نہیں کیونکہ تمام کاروبار میں دنیا کے خلق ایک بڑا اصول ہے۔

میری وزلی لیڈی ہاچنک صاحبہ ڈیوک آف کنگسٹن صاحب کی بیٹی ۱۶۸۹ء میں پیدا ہوئیں اور ۱۷۶۲ء میں انتقال کیا اُنھوں نے اپنی زندگی میں اشعار کی ایک کتاب تصنیف کی جسکو اُن کے نبیرہ لارڈ وزنکلف صاحب نے مشتہر کرایا۔ لیڈی صاحبہ کا مقولہ ہے کہ خلق کے برتاؤ میں کچھ لاگت نہیں ہوتی اور لطف یہ ہے کہ اس سے سب چیزیں حاصل ہوتی ہیں سب سے ارزان یعنی سستی چیز مہربانی ہے جسکے عمل کرنے میں بہت کم تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے

لارڈ برلیہ صاحب جنکا اصلی نام ولیم سیسل ہے انگلستان کے میر منشی اور خزانچی تھے
۱۵۲۰ع میں پیدا ہوے اور ۱۵۹۸ع میں انتقال کیا صاحب موصوف نے ملکہ الیزبتھ کو جو
تخت نشین انگلستان کے زمانے میں یہ نصیحت کی کہ آپ رعیت کے دلکو ہاتھ میں لائیں خود
سمجھو جان وہاں سے آپ کی طرف رجوع ہو جاے گی - اگر کوئی کسی کے ساتھ دلی مہربانی سے پیش
آوے جسمیں کچھ بناوٹ اور ملاوٹ نہو تو اُسکا نتیجہ نہایت خوشی بخشتا ہے اسمیں کچھ شک نہین
کہ ذرہ ذرہ سی مہربانی دیکھنے میں حقیر اور بے حقیقت معلوم ہوتی ہے مگر جب بار بار ہونے سے
ایک انبار بنجاتا ہے تب اُسکا فائدہ مفہوم ہوتا ہے جیسے ایک دن میں ایک سکّے کی کچھ بھی قدر
نہیں ہوتی لیکن ایک برس کے بعد دیکھنے میں اُسکی تعداد بیشمار ہو جاتی ہے -

طریق گفتگو

گفتگو کا سلیقہ ہر ایک کام کو رونق بخشتا ہے - مہربانی کا کام اور ہر کام ایک طریقہ رکھتا ہے جو
اور کام دونوں کی قدر اور قیمت کو بڑھاتا ہے - جو کام جھنجلا کر یا برائی ظاہر کرکے کیا جاتا ہے وہ مہربانی
میں داخل نہیں ہے بعض شخص اچھے جھنجلانے پر فخر کیا کرتے ہیں اسلیے یہ عیب اُنکی ساری خوبیوں
اور لیاقتوں کو ڈھانپ لیتا ہے یعنی اُنکی ساری خوبیاں سخت کلامی سے مغلوب ہو جاتی ہیں کیونکہ
کوئی شخص ایسی سخت ضرب سے اپنی عزت کو زخمی کرنا نہیں چاہتا اسی قسم کے بعض شخص
ہوتے ہیں کہ وہ اپنی بڑائی کے سامنے دوسرون کو حقیر سمجھتے ہیں اور کوئی موقع اپنی بڑائی کے
ظاہر کرنے سے خالی نہیں چھوڑتے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر ابرنیتھی صاحب - آف -
آرلینس جو مشہور سرجن ڈاکٹر تھے اور جنکا چلن ظاہر اور باطن میں بھی یکسان تھا اور جنہون
نے ۱۸۳۱ع میں انتقال کیا ایک دولتمند با اختیار عطار کے مکان پر گئے اتفاقاً اُس زمانہ میں -
بارتھالمیو کے ہسپتال میں ڈاکٹری کا ایک عہدہ خالی تھا عطار نے ڈاکٹر صاحب کو دیکھ کر کہین

خیال کہ یہ میرے پاس سفارش کی درخواست لائے ہین بڑی نخوت سے کہا کہ صاحب مین خیال کرتا ہون کہ آپ میری سفارش چاہتے ہین تاکہ اپنی زندگی مین فائدہ اُٹھائین تو اکثر صاحب کو یہ گفتگو نہایت ناگوار گزری اور برہم ہوکر کہا کہ مین سفارش نہین چاہتا مجھکو ایک پیسے کے انجیر مول دو کہ مین جلد جانا چاہتا ہون۔

ملائمیت اور عالی خاندانی

اگرچہ زیادتی مشق تکلف کی انسان کو فضول گو اور سادہ لوح کر دیتی ہے مگر اُن لوگون کو جو دوسرون کے ساتھ کاروبار کا معاملہ رکھتے ہین اسکی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔

ملائمیت اور عالی خاندانی معتبر عہدون پر کامیاب ہونے کا وسیلہ سمجھی جاتی ہے۔ اکثر معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ ان دونون صفتون سے خالی ہین اُنکا نتیجہ۔ زیادتی محنت۔ راست دلی دیانت داری۔ چلن کا بہت سی حالتون مین فنا ہو گیا ہے۔

ایسے آدمی بہت ہی کم ہوتے ہین جو دوسرون کے سخت طریقہ کو برداشت کرکے سچی صفتون کو دیکھتے ہین عموماً معلوم ہوا ہے کہ دنیا ظاہری چلن کے مطابق پسند اور انصاف کرتی ہے

اتفاق رائے

دوسرون کی رائے سے اپنی رائے کا متفق کرنا ایک ایسا اچھا طریقہ ہے کہ جس سے اچھا خلق ظاہر ہوتا ہے۔ بعض شخص ایسے ہوتے ہین کہ دوسرون کی رائے کو خواہ کیسی ہی عمدہ کیون نہو مگر وہ پسند نہین کرتے اور اپنی رائے کو چاہے وہ کیسی ہی ناقص ہو اورون کی رائے پر ترجیح دیتے ہین خلیقون کے نزدیک یہ بات بہت بُری ہے خود پسندی جب انسان مین پیدا اور مضبوط ہو جاتی ہے تو وہ نہایت جاہل بنجاتا ہے اور سب سے بُری عادت کشیدگی کی اُس مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کہنے سے ہمارا کچھ یہ مطلب نہین کہ انسان ہمیشہ ایک دوسرے سے

متفق رائے رہے بلکہ اصلی غرض اس بیان کی یہ ہے کہ جب کوئی کسی کی رائے کو دیکھے تو اسکو تسلیم کرے اور اصول اور رائے نہایت ملامیت کے ساتھ بیان ہو ہرگز جھگڑا یا سخت کلامی زبان پر نہ آئے کیونکہ سخت کلامی کا زخم زہر کی بجھی ہوئی تلوار کے زخم کی مانند ہوتا ہے جسکا بھرنا کچھ آسان بات نہیں ہے

سچے خلق کا حاصل ہونا

سچا خلق مہربانی کے خیالات اور راست دلی سے پیدا ہوتا ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ ایسی صفتیں کسی خاص عہدہ دار یا ذی رتبہ ہی میں پائی جائیں بلکہ یہ صفتیں جس طرح ایک امیر میں پائی جائینگی اسی طرح ایک غریب مزدور میں بھی ہونگی خداوند تعالی کی قدرت نے اعلی ادنی ہر غریب کو ان صفتوں سے محروم نہیں رکھا اور ان صفتوں کے اختیار کرنے میں سوائے فائدے کے کسی کا کچھ نقصان نہیں ہے - جو شخص محنتی ہے اسکی محنت کے ساتھ یہ شرط لازم نہیں ہے کہ وہ سخت اور بدمزاج ہو حقیقت میں سچا شریف وہی ہوتا ہے جو عالی ہمت بھی ہوتا ہے -
خوش قطع آدمی خوبصورتی اور لباس کی زینت ٹیپ ٹاپ اور راست دلی کی قدر زیادہ کرتے ہیں گو وہ لوگ جاہلوں کی نظروں میں سادے معلوم ہوتے ہیں مگر پھر بھی سب کی آنکھوں میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں

محنت اور خلق کا نتیجہ

ولیم اور چارلس گرانٹ ساکن صوبہ انورنیشر ایک کسان کے بیٹے تھے اتفاقا زمانہ کی گردش سے یکایک غریب ہو گئے یہانتک کہ واسطے زراعت کے بھی زمین انکے قبضہ میں نہ رہی آخرکار وہ ناچار ہو کر مع اپنے لڑکے بالوں کے معاش کی تلاش میں اپنے شہر سے باہر نکلے اور

جنوب کی جانب سفر کرتے کرتے بارے واقع لنکنشر مین پہنچے اور ویلسلی کے قریب جو ایک پہاڑ تھا اُسپر چڑھ کر ملک کو چارون طرف دیکھنے لگے دریاے ارول بیچ دربیچ پہاڑ کی گھاٹیون مین نظر آیا چونکہ وہ وہان بالکل اجنبی تھے یعنی اُنکو معلوم نہ تھا کہ کس طرف کو جاوین اسلیے اُنہون نے ایک لاٹھی کھڑی کی اور اسبات پر اتفاق کیا کہ جسطرف یہہ لاٹھی گرے گی اُس طرف کو ہم جاوینگے اور اُس طرف جانے سے خدا ہماری بہتری کرے گا چنانچہ اُنہون نے ایسا ہی کیا کہ ایک گانو مین جو بہت دور نہ تھا پہنچکر ایک چھاپہ خانہ مین نوکری اختیار کی اور اپنی محنت - دیانت - راست دلی - سے اپنے آقا کو خوش کر کے درجہ بدرجہ ترقی پائی اور اس عرصہ مین دونون لڑکے بھی اُسکے ایسے ہوشیار ہو گئے کہ اپنا کام آپ سنبھالنے لگے - غرضکہ تھوڑی مدت بعد وہ کسان اپنی محنت اور نیک صفتون کے باعث ایسے دولتمند اور معزز ہو گئے کہ سب اُنکی تعظیم کرنے لگے اور اُنکے چھاپہ خانہ اور روئی کی کلون کے کارخانہ سے بہت سے غریبون کی پرورش ہونے لگی علاوہ اسکے اُنہون نے بنظر فیض رسانی رفاہ عام کے مکانات اور مدرسے تعمیر کرائے اور اپنے گروہ کے غریب آدمیون کے مقدور تک بہت فائدہ پہنچایا اور ایک برابرج اُس پہاڑ پر جہان اُنہون نے لاٹھی شگون لینے کے لیے کھڑی کی تھی بنوایا -

ایک روز کا ذکر ہے کہ منچسٹر کے سوداگر نے ایک مضمون توہین آمیز بنسبت سنٹر گرانٹ اور ولیم کے چھپوایا جب اُنکو اسبات کی خبر ہوئی تب ولیم صاحب بولے کہ ہمکو اس سے آزردہ ہوتا سچا ہے وہ ضرور اپنی زندگی مین کبھی ایسی باتون سے توبہ کرے گا سوداگر نے ولیم کا یہہ مقولہ سنکر کہا کہ وہ جانتے ہونگے کہ کبھی مین اُنکا قرضدار ہو جاؤنگا سو اس سے مین خوب خبردار اور ہوشیار ہونگا زمانہ کے اتفاقات سے کئی برس بعد

اس سوداگر کو اسقدر نقصان سوداگری مین پہنچا کہ وہ نہایت غریب ہو گیا اور چونکہ وہان
یہہ دستور تہا کہ جس وقت کوئی سوداگر غریب ہو جاتا تہا تو پہر وہ اپنا سوداگری کا کاروبار
جاری کرنے کے لئے جب تک معزز سوداگرون کی سند دستخطی یا مہری حاصل نہ کر لیتا تہا
تب تک اسکا کام جاری نہوتا تہا اسلئے وہ سوداگر یہہ بات یاد کرکے کہ مینے ایک زمانہ مین مستر
گرانت کی ہجو چہپوائی تہی اسکی سند حاصل کرنے سے نا امید تہا یعنی اسکو یہہ خیال گذرا کہ
مستر گرانت توہین کے بدلے میرے سارٹیفکیٹ پر دستخط نہ کرین گے اگرچہ ایسے ایسے وسوسے
اسکے دل پر گذرتے تہے مگر اسکی غریبی اور عیال داری اسکو مجبور کرتی تہی آخر کار ناچار
ہو کر اسنے سند پر دستخط کرنے کی مستر گرانت سے التجا کی اور اپنا سارا حال بیان کیا مستر
گرانت نے یہہ سب قصہ سنکر فرمایا کہ آپ نے ایک مرتبہ ہماری نسبت توہین کا مضمون چہپوایا
تہا مگر مین ایک ایماندار سوداگر کی سند پر دستخط کرنے سے انکار نہین کرتا اور مینے کبہی کسی کی
برائی نہین سنی یہہ کہکر اسکی سند پر دستخط کر دئے اسوقت اس سوداگر کا عجیب حال تہا
کہ کبہی اپنے دل مین یہہ خیال کرتا تہا کہ کاش وہ مضمون آگ مین جل جاتا اور کبہی مستر گرانت
کی مہربانی کو یاد کرکے زار زار روتا تہا۔ اسوقت صاحب موصوف نے فرمایا کہ کیون صاحب آپنے
دیکہا کہ میرا کہنا سچ ہوا کہ ایسی باتون سے آپ ایک روز توبہ کرین گے اور یہہ بات کچہ دہمکی
کی نہ تہی جیسا آپ سمجہے تہے بلکہ مطلب میرے اس کہنے کا یہہ تہا کہ ایک روز آپ ہمکو پہچانین
گے اور ہماری ایذا رسانی سے پچہتائین گے یہہ سنکر سوداگر بولا کہ فی الحقیقت مجہسے بہت
بڑا قصور ہوا ہے مین آپ سے اسکی معافی چاہتا ہون اور آئندہ کے لئے دل سے توبہ
کرتا ہون صاحب نے یہہ سنکر کہا کہ اچہا اچہا مگر آپ یہہ تو کہین کہ اب اپنی سوداگری کا
سلسلہ آپ کیونکر جاری کرین گے اور کس طرح سے صورت اوقات بسری کی ہو گی آپ سے

جواب دیا کہ اپنے دوستوں کی مدد سے کارروائی کی صورت کرونگا صاحب نے پوچھا کہ اگر

عرصہ میں تمہارے بال بچے کس طرح پرورش پاوینگے سوداگر بولا کہ جبتک قرض ادا

ہوگا تب تک انکو کھانے پینے کی تکلیف رہیگی پھر کوئی صورت آسانی کی نکل آئیگی صاحب

موصوف نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عزیز ایسا نہیں ہوسکتا کہ تمہاری بی بی اور بچے اس طرح

پر تکلیف اٹھائیں تم مہربانی کرکے سو روپیہ کی ہنڈی جیسے لیجاؤ اور اپنی بی بی کو دو روز تک

نہ چاہیے اپنی ہمت بلند رکھو اور مردانگی سے کام کرو لیکن یہ ہے کہ ہم لوگوں میں پھر ملتا نہیں کے

اس مہربانی سے سوداگر کا دل اسقدر بھر آیا کہ وہ کلمات شکرگزاری کے بھی اچھی طرح اپنی

زبان سے ادا نکرسکا اور نہ زیادہ ٹھہرنے کی تاب لاسکا انجام کار سو روپیہ لیکر بچوں کی مانند

مونہ دھانپ کر روتا اور ہچکیاں لیتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

مسٹر چارلس ڈکنس شہر پورٹس متھ میں ۱۸۱۲ع میں پیدا ہوے اور درجہ فضیلت کا حاصل کرکے ۱۸۷۰ع میں چشم امتیاز ہے یعنی انہوں نے ایک اخبار ڈیلی نیوز نام جاری کیا اور

کئی کتابیں بھی بنائیں انکا مقولہ ہے کہ جب میں چیرےبل اور ان کے بھائیوں کے چال

چلن کی نسبت لکھنے کو قلم اٹھاتا ہوں تو بیاختیار مجکو مسٹر گرانٹ صاحب اور ان کے بھائی کی

محبت اور خلق کا حال یاد آجاتا ہے۔

شرافت کا رتبہ

سچا شریف وہی ہے کہ جسکی بنیاد عمدہ مثالوں پر رکھی گئی ہے۔ شرافت کا نام بڑا ہے اسی لیے

ہر ایک مجلس میں شریف کا رتبہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ایک ضعیف فرانسیسی سپہ سالار کا مقولہ ہے کہ شریف عموماً و خصوصاً خطرہ اور حاجت میں

بھی شریف ہی رہتا ہے شرافت اتنا بڑا رتبہ رکھتی ہے کہ خلیق شخص بھی اسکی تعظیم کرتے

ہین - نامی لوگون کو گو کوئی نمانے مگر شریف کو ضرور سب مانین گے - شرافت کچھ وضع اور طرح پر منحصر نہین اسکی بنیاد اخلاق پر قایم کی گئی ہے جسمین ذاتی صفائین ہونی چاہئین - **حضرت داود** زبور شریف مین لکھتے ہین کہ شریف آدمی وہ ہے جسکا چلن سیدھا ہے - راستبازی اسکا کام ہے سچائی اسکے دل مین ہوتی ہے -

ہمدردی

شریف آدمی اپنی عزت کے واسطے لحاظ کیا جاتا ہے - درد ہمجنسی اور چلن کی اسکو بڑی قدر ہوتی ہے صرف ظاہرداری ہی کو وہ پسند نہین کرتا بلکہ وہ اُس بات کو پسندیدہ سمجھتا ہے جس کو اسکا دل قبول کرتا ہے - جیسا وہ اپنے آپ کو جانتا ہے ویسا ہی دوسرون کو بھی پہچانتا ہے ہمجنسی کا درد اُسکے دلمین ہوتا ہے جس سے وہ عفو اور مہربانی اور فیاضی کے کام کرتا ہے -

لارڈ ایڈورڈ فیٹز جیرالڈ صاحب خلف ڈیوک آف لینسٹر صاحب ۱۵ اکتوبر ۱۷۶۳ع کو پیدا ہوئے اور ۳ جون ۱۷۹۸ع مین وفات پائی ایک بار کا ذکر ہے کہ صاحب موصوف نے ملک کینیڈا کا سفر کیا راستہ مین اُنہون نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے خاوند کا بوجھ لئے ہوئے جاتی ہے مگر بوجھ کے مارے گری پڑتی ہے اور خاوند جو ساتھ تھا کچھ بوجھ نہین ہے صاحب موصوف نے ہمجنسی کے درد سے اُسکا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھا لیا اور اُسکو مصیبت سے بچایا - پس سمجھنا چاہئے کہ یہ تمثیل سچی مہربانی کی ہے جسکو اہل فرانس دلی شفقت کہتے ہین

شریف کا رشوت نہ لینا

سچے شریف شخص کو اپنی عزت کا بہت خیال رہتا ہے اسلئے وہ ہر ایک کمینہ یعنی برے کامون سے پرہیز کرتا رہتا ہے - دیانتداری اُسکی گفتگو اور کام مین ہوتی ہے - کبھی وہ راستی سے جدا نہین ہوتا دیانتدار ہمیشہ گفتگو مین صاف رہتا ہے جو شریف ہے وہ کبھی رشوت کے

پاس نہین پھٹکتا رشوت صرف وہ ہی لوگ لیتے ہین جنکو اخلاق کے اصولون سے واقفیت نہین اور اپنے آپ کو اُن خریدارون کے ہاتھ بیچتے ہین جو خاطر خواہ نفع اُٹھاتے ہین

جوناس ہنوی صاحب مشہور فیاض سوداگر اور سیاح ۱۷۱۲ع مین پیدا ہوے ۱۷۸۶ع مین انتقال کیا۔ نادر شاہ کے زمانہ مین فارس کو بھی گئے تھے جب یہ صاحب کمپنی کے کمشنر ہوے اُنھون نے کبھی کسی طرح کا کوئی تحفہ ٹھیکہ دارون وغیرہ سے نہ لیا کہ انصاف کے وقت مروت شاید نہ آجاے

۱۲ اگست ۱۸۰۳ع مین انگریزون اور مرہٹون کے درمیان جب لڑائی ہوئی اور سر آرتھر ولسلی صاحب عرف ڈیوک آف ولنگٹن نے فتح پائی تو اُسکے چند روز بعد ایک دن صبح کے وقت ریاست حیدر آباد کا وزیر اعظم صاحب موصوف کے پاس یہ ماجرا پوشیدہ دریافت کرنے آیا کہ مرہٹون اور نواب صاحب حیدر آباد کے درمیان جو صلحنامہ ہوا ہے اُس مین کون کون سی شرطین نواب صاحب کے فائدے کی ہین اور اس امر کی آگاہی کے عوض مین دس لاکھ روپیہ سے زیادہ دینے کا اقرار کیا صاحب یہ سنکر تھوڑی دیر تک خاموش وزیر کی صورت دیکھتے رہے پھر فرمایا کہ آپ اس بات کو کسی سے کہین گے تو نہین وزیر نے اقرار کیا کہ مین ہرگز کسی سے نکہونگا۔ صاحب موصوف نے اُس وقت مسکرا کے فرمایا کہ آپ ایسا ہی مجکو بھی خیال کرتے ہین یہ کہکر وزیر صاحب کو رخصت کیا

سوچو تو یہ امر اُنکی بڑی عزت کا باعث ہوا کیونکہ صاحب موصوف جب ہندوستان مین کامیاب ہوے تھے تو اُنکو وہ اختیار حاصل تھا کہ اگر چاہتے تو اسطرح سے بہت سی دولت جمع کر لیتے مگر اُنھون نے برخلاف اسکے ایک پیسہ بھی نہین لیا انگلستان کو غریب آدمیون کی مانند واپس گئے علی ہذا القیاس صاحب موصوف کے ایک رشتہ دار مارکوئیس ولیسلی صاحب نے جب میسور کی

لڑائی فتح کی تو ورا ارگہٹر دن الیسٹ انڈیا کمپنی نے اُن کو دس لاکھ روپیہ دینا چاہا مگر اوہنون نے
یہ کہکر کہ مجکو بہ نسبت اپنے سپاہیون کا بڑا خیال ہے روپیہ لینے سے انکار کیا

شریفون کی صفتین

یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ شرافت کے ساتھ دولت اور رتبہ بھی شرط ہو کیونکہ غریب آدمی بھی اپنے روز مرہ کے چلن مین شریف ہوسکتا ہے۔ دیانتداری۔ سچائی۔ انصاف پسندی۔ خلیق ہونا۔ قائم مزاجی۔ بلند ہمتی۔ اپنی عزت کا لحاظ۔ اپنی مدد کرنی یہ سب صفتین جن کو حاصل ہین وہی سچے شریف ہین۔ اگر یہ تعریفین کسی غریب مین پائی جاوین تو وہ اُس امیر سے بہتر ہے جو ان صفتون سے محروم ہے اس محل پر پولوس صاحب فرماتے ہین کہ غریب آدمی کے پاس گو کچھ دولت نہین لیکن خوبی زندگی کی اُسکو حاصل ہے۔ امیر کے پاس اگرچہ ساری چیزین موجود ہوتی ہین مگر صرف شرافت کی صفتون کے نہونے سے اُسکو لطف زندگی نہین حاصل ہوتا غریب شریف ہر ایک چیز کی امید کرسکتا ہے اور کسی سے ڈرتا نہین برخلاف اسکے دولتمند کوئی امید نہین کرسکتا اور ساری باتون سے خوفناک رہتا ہے اگرچہ کسی کے پاس سے دولت جاتی رہی ہو لیکن حوصلہ۔ ہمت۔ خوشی۔ امید۔ نیکی۔ لحاظ۔ آبرو۔ باقی ہو تو وہ شخص وحقیقت دولتمند ہے کیونکہ دنیا مین لوگون کو اُسکا اعتبار ہے اسلیئے وہ سچا شریف گنا جاویگا

غریبی مین شرافت کے ساتھ جرأت کا ہونا

اکثر جرأت اور شرافت غریب آدمیون مین پائی جاتی ہے گویا جرأت شرافت کا ایک جزو ہے چنانچہ صداقت اس بیان کی ایک پورانی تمثیل سے ظاہر ہوتی ہے نقل ہے کہ دریاے ایڈیج جو لمبارڈی مین بہتا ہے ایک بار اسقدر چڑہ آیا کہ اُسکے صدمہ سے ڈرونا کا پل بہ گیا صرف ایک درمیانی حصہ باقی رہ گیا کہ رفتہ رفتہ وہ بھی دریا برد ہونے لگا اور اُس درمیان ایک مکان

پھنسا ہوا تھا کہ جہان بہت سی آدمی گہر کیون کے اندر سے سر نکال کر لب دریا کے کہڑے ہوئے دوسرے آدمیون سے اپنی جان بچانے کی درخواست کر رہے تھے یہ حال دیکھکر کونٹ اسپال دریچی صاحب نے فرمایا کہ جو کوئی ان لوگون کو ڈوبنے سے بچاویگا اُسکو مین فرانس کا ایک سو سکہ دونگا یہ سنتے ہی ایک جوان کسان اُس مجمع مین سے علیحدہ ہو کر کشتی لے وہان پہنچا اور اُن لوگون کو سوار کر کے صحیح سلامت کنارہ پر لے آیا اُسوقت کونٹ صاحب نے اپنے وعدے کی بموجب اُس کسان کو روپیہ دینا چاہا مگر اُس بہادر جوان نے روپیہ کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اپنی تکلیف کی قیمت نہین چاہتا بہتر ہے کہ آپ یہ روپیہ اُن لوگون کو دین جنکی حاجت مجھسے زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گو وہ شخص ایک غریب کسان تہا مگر شرافت اُسمین موجود تھی۔

نیک بادشاہون کو رعیت کا خیال ہوتا ہے

مسٹر ولیم برکلی ترشل صاحب بیٹے وائٹس ترشل صاحب کے سنہ ۱۲ مین پیدا ہوئے تھے علم تواریخ مین خوب مہارت بہم پہنچائی چنانچہ صاحب موصوف نے ملک اسٹریا کے حالات مین ایک کتاب بنائی جسمین وہ لکھتے ہین کہ وہان کی رعیت اپنے بادشاہ کے نیک ہونے سے نہایت احسان مند تہی ایک روز کا ذکر ہے کہ دار الخلافہ شہر ویانا مین ہیضہ کی شدت ہوئی اُس زمانے مین بادشاہ وہان کے فرانسس صاحب تھے جنکا دستور تہا کہ ایک مصاحب کے ساتھ رعایا کی نگرانی حال کے لئے گلی کوچون مین پیادہ پھرا کرتے تھے۔ ایک دن جب بادشاہ صاحب گشت مین تھے تو کیا دیکھا کہ رعیت مین سے کسی کا جنازہ صرف ایک شخص کی ہمراہی مین جاتا ہے بادشاہ نے دریافت کیا کہ یہ کس کا جنازہ ہے جسکے ساتھ صرف ایک ہی آدمی جاتا ہے جنازے کے ہمراہی نے بیان کیا کہ ہیضہ سے ایک غریب آدمی مر گیا ہے اس مرض کے ڈر سے متوفی کے رشتہ دارون نے جنازہ کا ساتھ نہین دیا بادشاہ نے فرمایا کہ اسکے رشتہ دارون کے بدلے مین اسکو دفن کرونگا ایسا نہین ہو سکتا کہ میری

خصلتوں میں سے کوئی غریب آدمی قبر میں رکھا جائے اور اُسکی آخری تعظیم ہو یہ کہا بادشاہ صاحب موصوف مدفون کا جنازے کے ساتھ گئے اور وہاں ننگے سر کھڑے ہو کر میت کی ساری رسمیں ادا کیں غرض کہ بڑی عزت کے ساتھ بادشاہ صاحب کی توجہ سے اُس غریب آدمی کی نعش دفن ہوئی اسی طرح پر ایک اور نقل ہے کہ دو غریب آدمی ملک اسپین کے رہنے والے فرانس کے دارالخلافہ شہر پیرس میں پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا کہ ایک جنازہ جاتا ہے جسکے ساتھ کوئی نہیں یہانتک کہ اُسوقت متوفی کے کتے نے بھی ساتھ دینے سے پہلو تہی کیا ہے اور مزید برآن اندھیرا ہو رہا ہے یعنی نور شفق کا بھی رکا ہے۔ یہ حال بیکسی کا دیکھ کر اُن دونوں نیک آدمیوں کا دل قابو میں نہ رہ سکا بے اختیار ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ افسوس ایسے وقت میں اس جنازہ کے ساتھ کوئی بھی نہیں آؤ ہم تم ساتھ چلیں اور اسے دفن کریں چنانچہ وہ دونوں نیک آدمی ننگے سر اُسکے ساتھ گئے اور بعد ادا کرنے سب رسموں کے میت کو دفن کیا پس نیک بادشاہ اپنی رعیت کا اور نیک لوگ اپنی ہم جنسی کا بہت خیال رکھتے ہیں حقیقت میں اس صفت سے انسان نہایت نیک گنا جاتا ہے۔

راستبازی سب سے بڑا رتبہ ہے

شریف لوگ راستبازی یعنی سچائی کو نہایت پسند کرتے ہیں کیونکہ سچے شریف خوب جانتے ہیں کہ زبان کی سچائی سے سارے کاروبار کی درستی ہوتی ہے۔

لارڈ فلپ ڈارمر سٹنہوپ صاحب چسٹرفیلڈ کے ایرل ماہ ستمبر ۱۶۹۴ع میں پیدا ہوئے اور ۲۴ مارچ ۱۷۷۳ع کو وفات پائی اُنکا مقولہ ہے کہ راستبازی نے دنیا میں مجھکو کامیاب کیا۔ سچائی میری قوم کو نہایت پسند ہے۔

ڈیوک آف ویلنگٹن صاحب کو جھوٹ سے نہایت نفرت تھی جب انگریزوں کی۔

فرانسیسون سے لڑائی ہوئی تو صاحب موصوف نے فرانسیسی فوج کے ایک سردار افسر کو یہ کہہ لکھ بھیجا کہ انگریز علاوہ بہادری کے ایک اور بات یعنی سچائی بھی رکھتے ہیں جسپر انہیں بڑا فخر ہے پس جب انگریزی افسروں نے عہد کر لیا ہے کہ ہم تمہیں بچا لینگے تو تم میرے اور اُن کے کہنے کا یقین لاؤ اور اُنکے وعدہ کو سچا سمجھو وہ اپنے عہد کو کبھی نہ توڑینگے اور انگریز افسر کا ایک کلمہ سپاہیوں کی نگہبانی کی نسبت زیادہ حفاظت کرتا ہے۔

بہادری اور شرافت کا ساتھ ہونا

بہادری اور شرافت دونوں ساتھ ہوتی ہیں جو شخص حقیقت میں بہادر ہوتا ہے وہ خلق اور عادت عفو کی رکھتا ہے ظلم سے نفرت کرتا ہے۔

سر جان فرنکلن صاحب جو ۱۸۳۶ء میں ونڈیمان کے گورنر ہوے اور جنہوں نے تیسری بار بحر شمالی کا سفر اختیار کیا کہ جس سے وہ پھر واپس ہو کر نہ آئے ۱۸۵۹ء میں سر لیف ایل کلنٹک صاحب اُنکی یہ خبر لائے کہ صاحب موصوف کا وہاں انتقال ہو گیا۔ سیری صاحب صاحب متوفی کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ ایسے شخص تھے کہ جیتے جی اُنہوں نے کسی خطرہ سے منہ نہیں موڑا اور رحم دلی اُنمیں اتنی تھی کہ مچھر تک کا ستانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔

مقام ایلبادن واقع ملک اسپین میں جب لڑائی ہو رہی تھی تب ایک فرانسیسی افسر سے سچی شرافت ظہور میں آئی جسکی تفصیل یہ ہے کہ لڑائی کے میدان میں افسر صاحب موصوف نے سر فیلٹن ہروی صاحب پر تلوار کا وار کرنا چاہا مگر جب افسر صاحب کو معلوم ہو گیا کہ سر فیلٹن صاحب صرف ایک ہی بازو اپنے جسم میں رکھتے ہیں یعنی دوسرا ہاتھ اُنکا ندارد ہے تو فوراً اُنہوں نے تلوار کو روک کر نیچے ڈال دیا اور سلامی اُتار کر وہاں سے چل دئے کیونکہ اُنکی بہادری کی غیرت نے اس امر کا تقاضا نہ کیا کہ میں دو ہاتھ والا ہو کر ایک ہاتھ والے آدمی پر تلوار کا ہاتھ اُٹھاؤں

انگریزون کی بہادری اور شرافت

اہل انگلینڈ بڑے بہادر اور شریف ہین جان کا خوف نکرنا اور دوستون کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا
یہ دو صفتین ان مین ایسی ہین کہ تواریخون مین بہی جنکا نظیر نہین چنانچہ تصدیق اسکی
سلیستوپال کی لڑائی سے ہو سکتی ہے دیکھو جب نیکولس روس کے بادشاہ نے چاہا کہ ترکستان
یعنی روم جو واقع دریاے ڈینوب کے صوبجات کو اپنے قبضہ مین لاوے تب انگلستان اور فرانس
نے جو ان دونون صفتون سے متصف ہین اپنا ارادہ ظاہر کیا یعنے ۱۸۵۴ع مین بڑے مضبوط
روسی قلعہ سلستوپال کو جو کریمیا مین واقع ہے محاصرہ کر لیا اور دو بڑی خونریز لڑائیان ایک
مقام بلیکلاوا مین اور دوسری انکرمین مین ہوئین اور بعد محاصرہ بارہ مہینے کے آخر کار
۱۸۵۵ع مین قلعے کی جانب جنوب سے اہل انگلینڈ اور فرانس نے حملہ کرکے فتح حاصل کی مگر
جب روس کے بادشاہ نے وفات پائی اور انکی جگہ شاہ الکزنڈر یعنی بادشاہ حال تخت
پر بیٹھے تو انہون نے صلح کی۔ پس ایسی وحشتناک قلعے کے فتح کرنے سے ظاہر ہے کہ اہل انگلینڈ اور
فرانس نے اپنے بزرگون کے چلن کی موافق عمل کیا۔

۱۸۵۷ع مین بہی ہندوستان کے اندر اہل انگلینڈ کی بہادری کی صفتین خاص و عام پر ظاہر ہو چکی ہین
نیل صاحب کا مقام کانپور پر کوچ کرنا **ہولک صاحب** کا لکہنؤ پہنچنا انگریزی افسرون اور
سپاہیون کو دل سے یہہ خواہش کرنی کہ جس طرح ممکن ہو میم صاحبون اور بچون کو بچاوے۔
اوٹرم صاحب کا اپنے تحت کے افسر ہیولک صاحب کو لکہنؤ کے اوپر حملہ کرنے کی اجازت دینا شایان تہا
بہادری سڈنی صاحب کی شجاعت سے کم نہین اور انکو جو خطاب بی ارڈ آف انڈیا یعنی بڑے بہادر ہند
دیا گیا وہ درحقیقت اسی کے لائق تہے۔ **ہنری لارنس صاحب** شریف اور بہادر کا مرتے وقت
یہہ وصیت کرنا کہ میرے تجہیز و تکفین مین کچھ دہوم دہام باجے وغیرہ کی نکرنا چپ چاپ سپاہیون کے ساتھ

دفن کروایا۔ سر کالن کیمبل صاحب کا محصورین کو لکھنؤ کے چھڑانے کی آرزو مین بڑی دردمندی ظاہر کرنی مستورات انگریزی اور بچون کو ایسے نازک وقت مین کہ جب دشمن حملہ کرتے تھے کانپور مین لانا اور خبرداری سے انکو پل پر سے اُتار کر صحیح و سلامت الہ آباد کے رستہ پر پہنچانا اور وہان سے صاحب موصوف کا بجلی کی مانند گوالیار کے باغیون پر حملہ کرنا۔ ایسے واقعے ہین کہ تواریخون مین جنکا ثانی نہین غرض کہ انگریزون کو ان کی قوم کی ایسی ایسی باتون نے مفتخر کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سچی بہادری انگریزون مین اب تک موجود ہے۔

یورپین سپاہیونکا بچون کی مانند غریب ہونا

۱۸۵۷ع مین جب انگریزی سپاہی دشمنون کے ہاتھ سے زخمی ہوکر آگرہ کے قلعے مین لائے گئے تو انکی خبرگیری اور پرورش کے لئے انگریزی مستورات مین متعین ہوئین اگرچہ وہ بڑے بہادر اور دلیر تھے مگر اُس وقت اُنکا چلن بپاس عصمت مستورات کے بچون کی مانند تھا یعنی تا دم کوئی ایسا سخت کلمہ اُنکے منہ سے نہ آیا جو کسی کو ناگوار گذرتا یا تہذیب کے خلاف ہوتا جب امن ہوا تب اُن سپاہیون نے جو زندہ رہے تھے اُن میم صاحبون کو مع اُنکی آیاؤن کے تاج گنج کے باغ واقع آگرہ مین بلوایا اور باجا بجایا اور اپنی ملکی شریف عورتون کا جنہون نے حالت مجروحی مین اُنکی بہت خبرگیری کی تھی کھڑے ہوکر شکر ادا کیا اور اسی طرح سکوتری کے ہسپتال مین سپاہیون نے شکرگذاری ظاہر کی

شریف بچون اور عورتون کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین

انگریزی سپاہی ایک جہاز جو ساحل افریقہ [illegible] دریائے [illegible] کے کنارے پر ۲۶ فروری ۱۸۵۲ع مین تباہ ہوا [illegible] انگریزون کی وہ بہادری ظاہر ہوئی جسپر زیادہ فخر کرنا [illegible] کی طرح پر ہے کہ جہاز موسومہ بالا جس مین ۴۷۲ مرد اور ۱۶۶ عورتین اور بچے سوار تھے

مرد کپتان کی پلٹن اور سنہ سپاہی تھے - اور لنگر کے کنارے آنا تھا رات کے جب سب
سو رہے تھے اُس سے ایک چھپے ہوئے پہاڑ کی چٹان سے ٹکر کھائی اور ٹوٹ گیا تب جہاز کے لوگوں کو
معلوم ہوا کہ جہاز اب ڈوبتا ہے بگل ہر کے بجتے ہی سب سپاہی مسلح اور تیار ہو کر عرشہ پر کھڑے
ہو گئے اُس وقت سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ عورتوں اور بچوں کو بچانا چاہئے اسلئے
سب سے پہلے عورتوں اور بچوں کو نکال کر اُن کشتیوں میں جو جہازوں کے ساتھ رہتی ہیں سوار
کر دیا جب کشتیاں وہاں سے روانہ ہو گئیں تب جہاز کے ناخدا نے کہا کہ تم میں سے جو کوئی تیر سکتا
ہو وہ کشتیوں کو پکڑ کر اپنی جان بچائے پر ۷۴ ہائلنڈر کے کپتان رائٹ صاحب بہادر نے
کہا کہ اگر تم لوگ تیر کر اُن کشتیوں کو پکڑوگے تو وزن کے سبب عورتوں اور بچوں کی کشتیاں
بھی ڈوب جاوینگی اس بات کے سنتے سب بہادر سپاہی خاموش کھڑے رہے اگرچہ کسی کو
اپنے بچنے کی امید نہ تھی مگر کسی نے اس امر کی پرواہ نہ کی اور اپنی زبان سے اُف تک نہ نکالی
برابر کھڑے رہے یہانتک کہ وہ جہاز غرق ہوا اور جب اُن سچے بہادروں کی نوبت پانی کی
تہ میں پہنچنے کی آئی تو انہوں نے بہادری کی خوشی میں اپنی اپنی بندوقوں کے فیر کئے جس کے بعد
پانی اُنکے سروں کے اوپر پھر گیا یعنی جہاز کے ساتھ سب کے سب ڈوب گئے کپتان رائٹ صاحب
اکیلے زندہ بچے اُنہوں نے یہ ماجرا بیان کیا پس بہادر اور شریف لوگوں کی عزت اور جلال کو کسی طرح فنا نہیں بلکہ
ایسی شکلوں سے ہمیشہ کے لئے اُنکی یادگار باقی ہے جسکو حقیقت میں زندگی جاودانی کہنا چاہئے -

شریف کا پہچاننا

شرافت کے پہچاننے کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ شریف کیونکر اپنے ماتحت کو
رکھتا ہے عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ اُسکا چلن کیسا ہے افسر اپنے سپاہی سے - آقا اپنے
نوکر سے - اُستاد اپنے شاگرد سے - زور آور کم زور سے کس طرح پیش آتا ہے - انصاف عفو

مہربانی۔کی صفتوں سے انسان کی شرافت پہچانی جاتی ہے۔جو لوگ اپنے کمتر درجے والے سے سختی
کرتے ہین وہ شریف نہین جو لوگ کمزورون اور بیکسون پر ظلم کرتے ہین وہ جوان مرد نہین نامرد
ہین ظالم اپنی برائی کی عادتون کا غلام ہوتا ہے جس کسی راست دل کو طاقت اور مقدور ہوتا ہے
اور اسکو وہ بڑی ہوشیاری سے عمل مین لاتا ہے اسکا چلن شریف ہے انسان کے لیے بہتر ہے
کہ طاقت دیو کی رکھے مگر دیو کی طرح اسکو استعمال کرنا ظلم مین داخل ہے شریف آدمی اپنے
متوسلون ماتحتون ہمسرون کے دلون کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان کی عزت کا لحاظ کرکے
تعظیم کے ساتھ پیش آتا ہے۔

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کو ایسا فائدہ زندگی کا حاصل نہین ہوا جو مجکو ہے تو وہ
ان کی خطا اور قصور معاف کرتا ہے ان کی کمزوری پر ترس کھاکر برداشت کرتا ہے بلکہ [illegible]
دیکھے کسی کی غلطی کا لفظ [illegible] نہین کرتا ہے چھوٹون پر بھی رحم کی نظر کرتا ہے [illegible]
کبھی اپنی دولت اور طاقت اور بخشش پر شیخی نہین مارتا جب وہ کسی پر احسان [illegible]
ہے تو اپنی بڑائی نہین ظاہر کرتا سر والٹر اسکاٹ صاحب مشہور انگریزی [illegible]
مقام ایڈنبرا مین ۱۵ اگست ۱۷۷۱ع مین پیدا ہوے اور ۱۸۳۲ع مین انتقال کیا وہ [illegible]
صاحب کی [illegible] کرتے صاحب [illegible]
لارڈ [illegible] صاحب جنکا اصلی نام [illegible] صاحب [illegible]
مشہور رکن سلطنت گزرے ہین انکا مقولہ ہے کہ شریف وہ [illegible]
خوبی دیکھ کر اسکو اپنی ذات مین پیدا کرے

شریف اپنے آرام کے لیے دوسرون کی تکلیف گوارا نہین کرتا

سر [illegible] ایک گرامی صاحب انگریزی افسر بڑے بہادر مشہور [illegible] مین

پیدا ہوے اور پانچ ۱۸۰۱ء میں جب مقام ابو کر میں جو اسکندریہ کے شرق میں واقع ہے لڑائی
ہوئی تو صاحب موصوف زخمی ہو گئے جب انکو جہاز فوراً ابہنت پر لائے تب زخموں کی تکلیف
زیادہ ہونے لگی اسلیئے ایک سپاہی کا کمبل انکے سر کے نیچے رکھدیا گیا تاکہ انکو آرام
ملے اسوقت صاحب ممدوح نے پوچھا کہ میرے سر کے تلے کیا رکھا ہے لانے والے نے بیان
کیا کہ ایک سپاہی کا کمبل ہے صاحب نے نصف دہر کو اٹھا کر نام سپاہی کا دریافت
کیا جواب ملا کہ ۴۲ پلٹن کے ڈنکن رای سپاہی کا ہے یہ سنکر صاحب نے فرمایا کہ ابھی
اس سپاہی کو کمبل دیدو غور کا مقام ہے کہ صاحب نے جان کنی کی حالت میں بھی سپاہی
کی تکلیف کو اپنے آرام پر فوق ندیا حقیقت میں یہ چلن انکا سڈنی صاحب کے شریف
چلن سے کم نہ تھا۔

سرفلپ سڈنی صاحب ملکہ الیزبتھ کے زمانہ میں بڑے مشہور بہادر ہوئے ہیں
۱۵۵۴ء کو پنشہرست واقع کینٹ میں پیدا ہوے اور ۱۷ اکتوبر ۱۵۸۶ء میں صاحب موصوف
کے گھٹنے میں ایک گولی لگی جسکے صدمہ سے انکا گھٹنا ٹوٹ گیا اور گولی انکی ران میں آٹھہری
گئی تب سڈنی صاحب نے بہ آخری دم پانی ظاہر کی پینے کے لیے پیاس کی شدت میں
پانی کا جب پانی کا گلاس سامنے لایا گیا ناگاہ انکی نگاہ ایک زخمی سپاہی پر پڑی جو پیاس کے
مارے تڑپ رہا تھا صاحب موصوف نے سپاہی کو بیکل دیکھ کر پانی نہ پیا اور فرمایا کہ یہ
پانی اس شخص کو دو جسے زیادہ پیاس ہے یہ واقعہ مقام زتفن میں واقع ہوا۔

مختصر صفات شرافت

ٹامس فلر صاحب نے شریف کے چلن کو وقت بیان حال سر فرانسس ڈریک
صاحب کے مختصراً چند لفظوں میں یون ظاہر فرمایا کہ صاحب موصوف اپنی زندگی میں پاک

دستور العمل ہین سے جنبار گفتگو مین سچے اپنے ماتحتون پر رحم دل – کاہلی سے نہایت نفرت کرتے تھے اپنے معاملون مین کسی کی خبرداری پر بھروسا نہین کرتے تھے چاہے وہ کیسا ہی معتبر اور آزمودہ کار آدمی کیون نہو خطرے سے ڈرتے تھے محنت سے انکار نہ تھا جہان بہادری ضرورت درکار ہوتی تھی وہان وہ کسی دوسرے پر اپنا کام نہ چھوڑتے تھے بذات خاص آپ ہی ہو کر تے تھے

تمام ہوئی یہ کتاب تصنیف کی ہوئی محمد اسمعیل خان سابق اسکالر کلکتہ مدرسہ انٹرنس کلاس چرچ مشن اسکول میرٹھ حال تحویلدار تحصیل دیابند کی سی ایس گھروال منصوری ساکن میرٹھ شہر زبان انگریزی سے اردو کی صاف زبان مین –

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن
کہ در طریقت ما غیر ازین گناہے نیست

الحمد للہ کہ یہ کتاب نایاب بار دیگر مطبع کشور ہند میرٹھ بدیانت دروازہ سیٹھ انار ہین سید جمیل الدین ہجر کے اہتمام سے چھپی بغیر اجازت اس کتاب کو اور کوئی صاحب نہ چھاپین –

کتاب مطبع محبت کشور ہند میرٹھ مین سید جمیل الدین ہجر کے اہتمام سے چھپی